دریا کی بھولی ہوئی راہ

تحقیق و تحریر: دانیال ندیم

پیشکش: سوک فریمز

تعاون: منارہ پالیسی اینڈ پریکٹس

سوم چائی نے جال کھینچا تو اس میں مچھلیوں سے زیادہ سوکھی گھاس پھنسی تھی۔

وہ دیر تک کشتی کے کنارے بیٹھا جال کو دیکھتا رہا۔ یہی مہینہ ہوا کرتا تھا جب دریا چاندی کی طرح چمکتی مچھلیوں سے بھر جاتا۔ پانی کناروں سے نکل کر نشیبی میدانوں میں پھیلتا، مچھلیاں افزائش کے لیے کم گہرے پانی کا رخ کرتیں اور گاؤں کے گھروں میں کئی ہفتوں کے لیے خوراک اور آمدن آ جاتی۔

مگر اس سال دریا خاموش تھا۔

"شاید کل آئیں گی،" اس کی بیوی مالی نے کہا۔

سوم چائی نے جواب نہ دیا۔ وہ گزشتہ تین ہفتوں سے یہی سن رہا تھا۔

ان کی پندرہ سالہ بیٹی ناری اسکول سے واپسی پر روز دریا کی سطح ناپتی تھی۔ استاد نے بچوں کو ایک لکڑی کا پیمانہ دیا تھا جسے کنارے پر گاڑ کر پانی کی اونچائی درج کرنا تھی۔ ناری اپنی کاپی میں تاریخ، پانی کی سطح اور پکڑی گئی مچھلیوں کی تعداد لکھتی۔

"پچھلے سال اس دن پانی یہاں تک تھا،" اس نے ایک پرانے نشان کی طرف اشارہ کیا جو اس کے گھٹنے سے اوپر تھا۔

اب پانی اس کے ٹخنوں کے قریب بہہ رہا تھا۔

گاؤں کے بزرگ کہتے تھے کہ بارش کم ہوئی ہے۔ کچھ لوگ اوپر کی طرف آب پاشی کے لیے بڑھتے ہوئے پانی کے استعمال کو ذمہ دار ٹھہراتے۔ کسی کا کہنا تھا کہ دریا کا مزاج بدل گیا ہے۔ مگر سوم چائی کے لیے وجہ سے زیادہ اہم خالی جال تھا۔

بازار میں مچھلی کی قیمت بڑھ گئی، لیکن بیچنے کو مچھلی نہ تھی۔ مالی نے گھر کے پیچھے اگائی سبزیاں فروخت کرنا شروع کر دیں۔ چاول کم پکنے لگا۔ ناری کا چھوٹا بھائی رات کو دوبارہ کھانا مانگتا تو مالی پانی پلا کر اسے سلا دیتی۔

ایک صبح سوم چائی نے کہا، "ہمیں شہر جانا پڑے گا۔"

"کتنے دن کے لیے؟" ناری نے پوچھا۔

"جب تک دریا پھر راستہ نہ یاد کر لے۔"

ناری نے اپنی کاپی بند کر دی۔ "دریا راستہ نہیں بھولا، ابا۔ اس کے راستے میں پانی کم رہ گیا ہے۔"

سوم چائی نے تلخی سے کہا، "تمہاری کاپی گھر نہیں چلا سکتی۔"

اسی ہفتے ضلع کے افسر نے گاؤں میں اجلاس بلایا۔ اوپر کے دیہات کے کسان بھی آئے۔ وہ بھی پریشان تھے۔ کم بارش کے باعث ان کی فصلیں سوکھ رہی تھیں اور وہ نہر کے ذریعے زیادہ پانی لینا چاہتے تھے۔

ایک کسان کھڑا ہوا۔ "ہم پانی نہ لیں تو چاول ختم ہو جائے گا۔"

سوم چائی نے کہا، "آپ سارا پانی لے لیں گے تو مچھلی ختم ہو جائے گی۔"

"فصل بھی خوراک ہے۔"

"مچھلی بھی۔"

آوازیں بلند ہونے لگیں۔ افسر نے سب کو خاموش رہنے کو کہا، مگر کسی کے پاس ایسا جواب نہ تھا جس میں ایک فریق کا نقصان نہ ہو۔

ناری اپنی کاپی ساتھ لائی تھی۔ اس نے پچھلے دو برس کے نشان دکھائے۔ پانی کی سطح جس مدت میں بڑھا کرتی تھی، اب اس میں مسلسل کمی تھی۔ پھر اس نے مچھلیوں کی تعداد والا صفحہ کھولا۔

"پانی صرف کم نہیں ہوا،" اس نے کہا، "اس کا وقت بھی بدل گیا ہے۔ جب مچھلیوں کو افزائش کے لیے میدانوں تک جانا ہوتا ہے، دریا وہاں پہنچتا ہی نہیں۔"

ایک بوڑھے ماہی گیر نے تائید میں سر ہلایا۔ "پانی دیر سے آئے تو مچھلی کا موسم گزر جاتا ہے۔"

کسانوں میں سے ایک عورت، لین، نے پوچھا، "تو کیا ہماری فصلیں سوکھنے دی جائیں؟"

ناری نے کہا، "نہیں۔ لیکن شاید ہر وقت ایک جتنا پانی لینے کے بجائے کچھ دن ایسے مقرر کیے جا سکتے ہیں جب دریا کو بہنے دیا جائے۔"

افسر نے پہلی بار توجہ سے اس کی طرف دیکھا۔

چند روز بعد ناری، سوم چائی اور لین اوپر کی نہروں کا معائنہ کرنے گئے۔ کئی مقامات پر پانی ٹوٹی ہوئی کھالوں سے بہہ رہا تھا۔ کچھ کھیت ضرورت سے زیادہ بھرے ہوئے تھے۔ لین نے اعتراف کیا، "ہم زیادہ پانی اس لیے چھوڑتے ہیں کہ باری دوبارہ کب ملے، معلوم نہیں ہوتا۔"

سوم چائی نے کہا، "اور نیچے ہم سمجھتے ہیں آپ جان بوجھ کر دریا روک رہے ہیں۔"

مسئلہ صرف لالچ نہیں تھا؛ بے یقینی، ناقص کھالیں اور باہمی بداعتمادی بھی اسے بڑھا رہی تھیں۔

گاؤں کے نمائندوں نے ایک عارضی منصوبہ بنایا۔ ٹوٹی کھالوں کی مرمت ہوئی۔ آب پاشی کی باری واضح کی گئی۔ مچھلیوں کے افزائشی موسم میں چند دن پانی کا اخراج محدود رکھنے اور دریا میں کم از کم بہاؤ برقرار رکھنے پر اتفاق ہوا۔ دونوں علاقوں کے نوجوان روزانہ پانی کی سطح درج کرنے لگے، اور معلومات سب کے لیے مشترک تختے پر لکھی جاتیں۔

یہ انتظام کامل نہیں تھا۔ کچھ کسانوں نے شکایت کی، کچھ رات کو اضافی پانی موڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر پہلی بار اوپر اور نیچے کے لوگ ایک ہی اعداد دیکھ رہے تھے۔

چند ہفتے بعد بارش ہوئی۔ بہت زیادہ نہیں، مگر دریا کی سطح آہستہ آہستہ بڑھی۔ پانی نشیبی گھاس تک پہنچا۔

اس صبح سوم چائی نے جال پھینکا۔ جب اس نے اسے واپس کھینچا تو اندر چند چھوٹی مچھلیاں پھڑپھڑا رہی تھیں۔

وہ بڑی پکڑ نہیں تھی۔ بازار کے لیے بھی کافی نہ تھی۔

ناری نے خوشی سے کہا، "وہ واپس آ گئی ہیں!"

سوم چائی نے ایک مچھلی ہتھیلی پر رکھی، پھر اسے احتیاط سے پانی میں چھوڑ دیا۔

"ابھی انہیں بڑا ہونے دو،" اس نے کہا۔

دریا نے اپنی پرانی راہ پوری طرح یاد نہیں کی تھی۔ مگر لوگوں نے پہلی بار سمجھا تھا کہ اس کی راہ صرف پانی کی نہیں، کھیت، مچھلی، خوراک اور کئی بستیوں کی مشترک زندگی کی راہ تھی۔

ماخذی نوٹ

یہ کہانی World Bank کی رپورٹ "Continental Drying: A Threat to Our Common Future" میں بیان کردہ شواهد، مشاہدات اور بنیادی نکات سے اخذ کی گئی ہے۔ اس کا مقصد رپورٹ میں پیش کیے گئے مسائل کو عام قارئین کے لیے ایک بیانیہ انداز میں پیش کرنا ہے۔

کہانی رپورٹ کے اس مشاہدے سے متاثر ہے کہ میکونگ طاس میں خشک سالی اور انسانی سرگرمیوں کے باعث پانی کے بڑھتے ہوئے اخراج نے آبی سطح کو کم کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں مچھلیوں کے افزائشی چکر اور آبی غذائی جال متاثر ہوئے ہیں۔ رپورٹ ماحولیاتی بہاؤ (Environmental Flows) کو برقرار رکھنے، مشترکہ نگرانی، پانی کی منصفانہ تخصیص اور پورے طاس کی سطح پر باہمی تعاون کی اہمیت پر بھی زور دیتی ہے۔ اس کہانی کے تمام کردار، گاؤں، مکالمے اور مقامی تنازع مکمل طور پر فرضی ہیں۔

MANĀRA POLICY & PRACTICE

www.civicframes.org
www.manarapolicy.com

CIVIC FRAMES lighting the Path